خلافت لائبریری ربوہ

اتوار | 23۔فروری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 40 | اتوار 15 شوال۔1417ھ 23 تبلیغ 1376ہش 23 فروری 1997ء

دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے انسان بڑا کمزور ہے۔ غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوتی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے۔ غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہئے۔ اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی، آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا، مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والاخرۃ کر دیتا ہے۔ آخرت کے متعلق ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 34)

اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اب لمبا عرصہ ہو گیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاق حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہو گا۔ جب تک ہمارے گھروں میں اخلاق حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں۔ جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان باپ اور بیٹی اور باپ اور بیٹوں کے درمیان ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاق حسنہ کے پاک نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہو گی جو صاحب عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اسی طرح دراست کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہل علم اور اہل فضل پر غالب آسکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاق حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس آج اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بھانجے عزیزم عبدالغفار چوہدری متعلم ایم۔بی۔بی۔ایس فیصل آباد ولد مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب سرائے عالمگیر کے نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ آصفہ یحییٰ صاحبہ بنت مکرم سید محمد یحییٰ صاحب ستارہ کالونی فیصل آباد بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 16 فروری 97ء کو بیت المبارک ربوہ میں فرمایا۔

عزیزم عبدالغفار چوہدری حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے نواسے اور سیدہ آصفہ یحییٰ حضرت سید فضل شاہ صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے منجھلے بیٹے عزیزم ناصر الدین کی بارات مورخہ 14۔ فروری 1997ء بروز جمعۃ المبارک بعد عصر احاطہ دفاتر انصار اللہ پہنچی جہاں مکرم چوہدری حبیب اللہ خان گورایہ صاحب نے اپنی بیٹی کی تقریب رخصتانہ منعقد کروائی تلاوت کلام الٰہی و نظم کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 15۔ فروری 1997ء بعد دوپہر اڑھائی بجے احاطہ دفاتر تحریک جدید میں خاکسار نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور بعد طعام مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ عزیزم ناصر الدین کے نکاح کا اعلان عزیزہ روبینہ حبیب کے ساتھ بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 23۔ فروری 1996ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے فرمایا تھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- تبلیغ 1376 ھش 23 - فروری 1997ء

خدمتِ خلق - بلا تمیز مذہب و ملت

ہمارے قارئین کو یقیناً یاد ہوگا کہ گزشتہ ایام میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ یہ صدی خدمت انسانیت کی صدی ہوگی۔ ہم سب کے ساتھ مل کر بغیر کسی تمیز کے بنی نوع انسان کی خدمت کریں گے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دین کا ایک حصہ خدمت انسانیت بھی ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض باتیں بعض ایام میں خاص طور پر کرنے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ عام طور پر وہ باتیں کرتے ہوئے خاص ایام میں ان پر زور دیا جائے اور زیادہ شدت کے ساتھ ان کی ضرورت سامنے آئے۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے آغاز ہی سے ہر رنگ میں انسانیت کی خدمت کرتی رہی ہے لیکن حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ صدی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کی جائے گی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا جائے گا اور نہ صرف انفرادی حیثیت سے بلکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر بلا تمیز مذہب و ملت ساری دنیا کی خدمت کی جائے گی۔ یہی حقیقی نیکی ہے اور اسی سے نیکیوں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ اگر انسان اپنی ذات میں یہ سوچ لے کہ میں نیک ہوں اور وہ نیکی کا معیار یہ رکھے کہ میں نے کسی کا مال نہیں کھایا' میں نے کہیں چوری نہیں کی' میں بد نظری سے بھی بچتا ہوں' تو اگرچہ یہ باتیں بھی نیکی میں تو شامل ہیں لیکن یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر وہ ان پر عمل نہ کرے تو ان کی سزا پائے گا۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نیکی کا پہلا زینہ ہے۔ اگر اس زینے پر بھی وہ قدم نہ رکھے تو وہ نیکی سے بالکل پرے ہٹ جائے گا۔ اصل میں نیکی مثبت کاموں کا نام ہے یہ سارے کام جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے منفی حیثیت رکھتے ہیں کہ میں یہ نہیں کرتا' میں وہ نہیں کرتا لیکن سوال یہ ہے کہ کرتا کیا ہے۔ یہ ہے مثبت کام۔ نیکی اس بات کا نام ہے کہ کسی کے ساتھ اچھائی کی جائے۔ یہ نہیں کہ کسی کے ساتھ برائی نہ کی جائے۔ برائی نہ کرنا منفی صورت پیش کرتا ہے اور نیکی کرنا مثبت صورت پیش کرتا ہے اور اگر ہم اس بات پر غور کریں تو کہا جاسکتا ہے کہ بے شک یہ بات بھی اچھی ہے کہ کسی کا مال نہیں کھایا۔ کہیں چوری نہیں کی۔ کسی طرح بد نظری نہیں کی۔ لیکن اگر لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے تو ہمیں مثبت باتیں کرنی چاہئیں۔ کسی کو مال کی ضرورت ہے تو اس کی مدد کرنی چاہئے۔ کوئی لٹا جا رہا ہے تو اس کو بچانا چاہئے۔ اور لوگوں پر اچھی نظر ڈالنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ان باتوں کو نیکیوں کے زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اور ان کے دائرے کو اتنا بڑھایا جاسکتا ہے جتنے زندگی کے پہلو ہیں۔

ہر شخص کے ساتھ' چھوٹا ہو یا بڑا' غریب ہو یا امیر' فقیر ہو یا بادشاہ' نیکی کی جاسکتی ہے۔ کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں ہے جو یہ کہے کہ میری کیفیت ایسی ہے کہ میرے ساتھ کسی کو نیکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی کہے یا نہ کہے یہ تو ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہم نیکی کریں۔ کوئی ضرورت مند ہو تو اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ اور ضرورت مندی میں ہر قسم کی بات آجاتی ہے۔ کسی کو راستہ بتانا اس کی ضرورت ہی پوری کرنے والی بات ہے۔ کسی کو نوکری دلوانا اس کی ضرورت پوری کرنے والی بات ہے۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلانا اس کی ضرورت پوری کرنے والی بات ہے۔ کسی نادار طالب علم کو مدد دینا کہ وہ تعلیم حاصل کرے یہ بھی اس کی ضرورت پوری کرنے والی بات ہے گویا کہ یہی ایک فقرہ ساری زندگی پر حاوی ہو سکتا ہے۔ یعنی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا۔ اور انسان چاہے کسی رتبے کا ہو اس کی کوئی نہ کوئی ضرورت کوئی نہ کوئی شخص پوری کر سکتا ہے۔ یہ خدمت انسانیت ہے۔ اس میں مذہب و ملت رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ہمارے مذہب کے آدمی کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ پوری کر دی جائے اور کسی اور مذہب کے آدمی کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ نہایت ضروری بات ہے کہ سب انسانوں کو اس معاملے میں ایک جیسا درجہ دیا جائے۔ سب انسانوں کو انسان سمجھا جائے۔ سب انسانوں کو خدا تعالیٰ کی مخلوق سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔' ان کی ضرورت پوری کی جائے' ان کی خدمت کی جائے اور یہ خدمت نہایت صدق اور وفاداری کے ساتھ کی جانی چاہئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے مجھ جیسا ہی انسان ہے میں محبت اور پیار کے ساتھ اس کی خدمت کروں اس کی ضرورت پوری کروں۔ حتیٰ کہ اگر کسی طرح مجھے کوئی نقصان بھی اٹھانا پڑے تو میں وہ نقصان اٹھاتے ہوئے اس کی مدد کروں۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ حقیقی تقویٰ بھی ہوگا اور حقیقی نیکی بھی۔ اور حقیقی خدمت بھی۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کہ دین کا ایک حصہ تو انسانیت کی خدمت ہے۔

پس جہاں ہم دیگر باتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں جن کا خاص طور پر ہماری اپنی ذات سے تعلق ہوتا ہے وہاں یہ بات بھی لازم ہے کہ ہم دوسروں کی طرف بھی توجہ دیں' اپنی ضروریات پوری کریں تو ان کی ضروریات پوری کرنے کی بھی سوچیں۔ جس شخص کو مدد کی ضرورت ہے اس کے متعلق یہ نہ سوچیں کہ یہ ہے کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا رنگ کیا ہے۔ اس کی نسل کیا ہے۔ ہم اسے انسان سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق مانیں اور اس کی مدد کریں اور اس کی ضرورت پوری کریں۔

پس یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ جہاں یہ ضروری ہے کہ منفی باتوں سے بچا جائے یعنی کسی کا مال نہ کھایا جائے' کہیں چوری نہ کی جائے' کہیں بد نظری نہ کی جائے' وہیں مثبت باتوں کو زیادہ توجہ کے ساتھ آگے لانا چاہئے۔ اسی کا نام نیکی ہے۔ مثبت باتیں ہی انسان کو نیک بناتی ہیں اور اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم سب انسانوں کو اس معاملے میں ایک ہی درجہ دیتے ہوئے ان کی خدمت کریں۔ حضرت امام جماعت الرابع نے خاص طور پر اس صدی کو انسانیت کی خدمت کی صدی قرار دیا ہے۔ آئیے ہم اس صدی کو واقعی انسان کی خدمت کی صدی بنا دیں۔ نہایت صدق اور وفاداری کے ساتھ سب کی جہاں بھی ممکن ہو مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

خود بدل جائیں تو ہر بات بدل جاتی ہے
اپنے سینے میں نئی لہر مچل جاتی ہے
کسی گرتے ہوئے بے کس کو سنبھالا دے کر
اپنی گرتی ہوئی دنیا بھی سنبھل جاتی ہے۔

ابو الاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

سب سے پہلی چیز جو ضروری ہے وہ تعلیم یافتہ عورتوں کا میسر آنا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ پہلے استاد عورتیں میسر آجائیں۔ مردوں کے ذریعے لڑکیوں کو ایک عرصہ تک تو تعلیم دی جاسکتی ہے زیادہ عمر تک نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ قدرتی طور پر رسم و رواج کے لحاظ سے لڑکی جب جوانی کی عمر کو پہنچتی ہے تو اس میں ایک حد تک حیا پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے جسے یورپ میں ضروری نہیں سمجھا جاتا لیکن ہم اسے نظر انداز نہیں کرسکتے۔ اب ادھر لڑکی میں اس کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے اور ادھر مرد استاد اسے پڑھانے والا ہو تو اس کے جذبات اور احساسات دب جائیں گے۔ کیونکہ وہ اس عمر کی امنگیں اور جذبات کا اظہار نہ کرسکے گی جو عورت استاد ہونے پر اس کے سامنے کر سکتی تھی۔ ہمیں لڑکیوں کے لئے ایسے استادوں کی ضرورت ہے جو موقع اور محل پر سنجیدگی اور متانت سے بھی کام لیتے ہوں۔ لیکن انہیں ہنسی بھی آسکتی ہو۔ کھیل کود میں ہی..... حصہ لے سکیں اور ان میں خوش طبعی پیدا کرسکیں۔ یہ باتیں ہم مردوں کے ذریعہ لڑکیوں میں پیدا نہیں کرسکتے کیونکہ مردوں کے ذریعہ یا تو ان میں وہ باتیں پیدا ہو جائیں گی جنہیں ہم پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اور جن کے پیدا کرنے کی دین حق اجازت نہیں دیتا۔ یا وہ مردہ ہو جائیں گی۔ ان میں زندگی کی روح باقی نہ رہے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ لڑکیوں کے لئے عورتیں استاد مہیا کی جائیں۔

جن عورتوں کی پڑھائی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے وہ دراصل استانیاں ہیں نہ کہ طالبات۔ ان میں زیادہ شادی شدہ ہیں اور تھوڑی بن بیاہی ہیں پھر زیادہ ہیں جو پہلے ہی تعلیم یافتہ ہیں اور تھوڑی ایسی ہیں جو کم علم رکھتی ہیں۔ ان سے ہم امید رکھتے ہیں کہ جو اپنے گھروں میں رہنے والی ہوں گی وہ بھی وقت دیں گی اور سکول میں لڑکیوں کو پڑھائیں گی تاکہ لڑکیوں میں تعلیم بڑھے۔

دنیا میں یہ عجیب بات ہے کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کا منبع وسیع ہوتا ہے مگر علم میں یہ بات ہے کہ منبع چھوٹا ہوتا ہے اور آگے جا کر زیادہ وسعت ہو جاتی ہے۔ استاد سے لڑکا زیادہ علم رکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شاگرد کو استاد سے ورثہ میں تجربہ اور عقل بھی ملتی ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں بے شک یہ عورتیں ایسی نہ ہوں گی جنہیں ہم مکمل استانیاں بنا سکیں۔ مگر ان سے جو تعلیم پائیں گی وہ ان سے اعلیٰ ہوں گی۔ پھر ان سے جو تعلیم پائیں گی وہ ان سے اعلیٰ ہوں گی۔ یہی یورپ میں ہوا۔ اور یہی یہاں بھی ہو سکتا ہے ہم سکول میں بھی مرد مدرس رکھ کر تعلیم دلا سکتے ہیں۔ مگر اس طرح ایسی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی جیسی اس صورت میں ہے کہ مردوں کے ذریعے استانیاں تیار کی جائیں۔ اور وہ آگے لڑکیوں کو پڑھائیں تاکہ وہ اپنی شاگردوں سے ہنس کھیل بھی سکیں۔ تربیت تب ہی عمدگی سے ہو سکتی ہے۔ جبکہ استاد و شاگرد آپس میں کھیل بھی سکیں۔ مرد یہ نہیں کرسکتے۔ ہاں اگر یہ استانیاں کام کی ہو جائیں تو یہ لڑکیوں سے مل کر رہ سکیں گی جو لڑکیوں کی استاد بھی ہوں گی اور ہمجولی بھی۔ لڑکیاں ان کے ساتھ کھل کر باتیں بھی کرسکیں گی اور ان کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گی۔

ooo

تعلیم میں واقفینِ نو کے طبعی رجحان کا خیال رکھیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"دنیاوی تعلیم کے سلسلہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ ان (واقفین نو) کی تعلیم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے' ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے' اس سلسلہ میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہئے' لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا' اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہئے' جس سے وہ بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں اور ایک عمر میں جا کر ان کو ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہئے' لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بد اثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہئے' خواہ نمونے کے طور پر ایک آدھ کہانی ان کو پڑھا بھی دی جائے بعض بچے Detective Stories یعنی جاسوسی کہانیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں' لیکن اگر انہیں اس قسم کی لغو جاسوسی کہانیاں پڑھائی جائیں...... تو وہ ایسے جاہلانہ جاسوسی تصورات میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جس کا نتیجہ عقل کے ماؤف ہونے کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا' شرلک ہومز کو تمام دنیا میں جو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی ہے وہ بھی تو جاسوسی ناول لکھنے والا انسان تھا' لیکن اس کی جاسوسی کہانیاں دنیا کی ان زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں کہ آج تک کسی دوسرے مصنف کی اس طرز کی کہانیاں دوسری زبانوں میں اس طرح ترجمہ نہیں کی گئیں' جس طرح شیکسپیئر کے نام پر انگریز قوم فخر کرتی ہے یہ محض اس لئے ہے کہ اس کے استدلال میں معقولیت تھی اگرچہ کہانیاں فرضی تھیں' اس لئے اس قسم کی جاسوسی کہانیاں بچوں کو ضرور پڑھائی جائیں جس سے استدلال کی قوتیں تیز ہوں لیکن احمقانہ جاسوسی کہانیاں تو استدلال کی قوتوں کو پہلے سے تیز کرنے کی بجائے ماؤف کر دیا کرتی ہیں۔"

(خطبہ 17 فروری 1989ء)

محمود احمد اشرف استاذ الجامعہ

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

محترم چوہدری احمد مختار صاحب کے نام سے تو برسوں سے واقفیت تھی۔ ربوہ میں مجالس مشاورت وغیرہ پر انہیں بارہا دیکھا اور کچھ سنا بھی مگر یہ محض ایک ابتدائی تعارف تھا۔ انہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ گزشتہ چار سالوں میں ملا جب ایک جماعتی مقدمہ کے سلسلہ میں دیگر بعض احباب کے ساتھ کراچی آمد و رفت کا طویل ماہانہ پروگرام شروع ہوا۔ ہم بذریعہ ٹرین ایک دن اور ایک رات کا سفر کرکے کراچی گیسٹ ہاؤس پہنچتے تو بالعموم عبادت عصر یا مغرب گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں محترم چوہدری صاحب کے ساتھ ادا کرتے۔ عبادت سے پہلے آپ عموماً جماعتی اجلاسات یا دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف ہوتے تھے اس لئے عبادت کے بعد آپ سے ہماری ملاقات ہوتی۔ مصافحے اور معانقے کے بعد آپ لان ہی میں کرسیاں منگوا کر ہمیں پاس بٹھا لیتے اور یوں ہمیں آپ کے ساتھ نشست کا موقعہ ملتا۔ آپ کے دل میں مرکز کے احترام کی وجہ سے مرکز سے آنے والوں کا بھی ایک احترام تھا۔ آپ کے متعلق فوراً یہ اندازہ ہو جاتا تھا کہ آپ بڑے ذہین' بیدار مغز اور گہری نظر رکھنے والے انسان ہیں۔ پیرانہ سالی نے اگرچہ آپ کے جسم کو تو کچھ جھکا دیا تھا مگر آپ کا ذہن اور علم تر و تازہ تھے۔ آپ کے ذہن کی بھی کئی جہات تھیں۔ اعلیٰ ادبی ذوق رکھتے تھے' حالات حاضرہ پر گہری نظر تھی۔ گفتگو اور طرز استدلال سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ سائنسی نکتہ نگاہ سے بھی جائزہ لینے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ بڑے بامذاق اور زندہ دل انسان بھی تھے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود ہم سے آپ کی گفتگو کا ماحاصل ذکر الٰہی' حضرت بانی سلسلہ کا علم کلام' جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے تائیدی نشانات اور دیگر علم و عرفان کی باتیں ہوتی تھیں۔ ہم سفر کی تھکان لئے وہاں پہنچتے تھے اور چوہدری صاحب کی مجلس میں بیٹھ کر ہماری تھکان نہ صرف دور ہو جاتی تھی بلکہ ایک طمانیت میں بدل جاتی تھی۔

ایک مرتبہ میں نے اپنی عقل کا نچوڑ نکال کر اور شاید تھکاوٹ کے زیر اثر ایک سوال کر دیا۔ چوہدری صاحب نے نے جو جواب عطا فرمایا اسے سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا ایمانی مرتبہ بہت بلند ہے۔ میں نے عرض کی کہ جماعت سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کا ملک کے موجودہ سیاسی حالات کا کیا تجزیہ ہے۔ فرمانے لگے اگر ہم مستقبل کی عظیم الشان فتح کا موجودہ حالات کی روشنی میں تجزیہ کرسکیں تو پھر "بغتۃً" والا حصہ تو پورا نہیں ہوگا۔ یعنی جب اچانک خدا کی مدد آنے کی بشارت ہے تو ہم تجزیے کرکے قبل از وقت اس کا اندازہ کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر آپ نے محض ہماری دلداری کے لئے ایک وعدہ فرمایا جو امامت سے آپ کی گہری وابستگی کا آئینہ دار تھا اور ہمارے لئے بہت ہی حسین اور دلربا تھا۔ اور اس میں جو لطافت تھی اس پر آج بھی مجھے لطف آتا ہے۔ اب محترم چوہدری صاحب تو موجود نہیں ہیں مگر خدا نے چاہا تو کوئی اس وعدہ کو وفا ہونے سے روک نہیں سکتا۔

چوہدری صاحب ایک موحد ہونے کی حیثیت سے نڈر اور بے باک انسان تھے۔ محض ظاہری حیثیت اور مرتبہ سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ جہاں ایمان کی کچھ روشنی اور کچھ اخلاص دیکھتے وہاں شفقت سے جھکتے تھے۔ میں نے انہیں ایک معمولی حیثیت کے انسان سے محبت سے ملتے بھی دیکھا اور بظاہر بلند مرتبہ انسان سے اعراض کرتے بلکہ لاپرواہی سے پیش آتے بھی دیکھا ہے۔ جس کے پس منظر میں ضرور ایمان اور اخلاص کا ہی فرق ہوتا ہوگا۔ توحید کے نتیجہ میں یہ صفت جس انسان میں پائی جائے اسے بہت پرکشش بنا دیتی ہے اور یہ کشش محترم چوہدری صاحب میں موجود تھی۔ میں نے بہت غور سے دیکھا کہ چوہدری صاحب کے ذاتی کام کرنے والے تنخواہ دار خادم بھی ان کا دلی احترام کرتے تھے۔ اور ان کی غیر موجودگی میں بھی ان کا ذکر بڑی عزت کے ساتھ کرتے تھے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ ایک بڑے انتظام کو چلایا۔ لیکن آپ میں تحکم نظر نہیں آتا تھا مگر پھر بھی رعب ایسا تھا کہ اگر وہ شامل گفتگو نہ ہوں تو پھر مجلس میں خاموشی ہوتی تھی۔ خدا کرے کہ جماعت کو ہمیشہ ایسے منتظمین ملتے رہیں کہ تحکم اور ظاہری رعب کے بغیر لوگ ان کی اطاعت کریں اور اطاعت کرکے قلبی مسرت حاصل کریں۔ اور یہ ممکن نہیں ہے جب تک منتظم کے تقویٰ کی وجہ سے لوگوں میں خدا خوفی پیدا نہ ہو۔ ورنہ محض تحکم اور حکمتوں سے کام چلانا تو دنیا میں ہر جگہ نظر آتا ہے یہاں تک کہ اس مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی مل سکتی ہے جسے بزنس ایڈمنسٹریشن کہا جاتا ہے۔ بہرحال محترم چوہدری صاحب گہرا عرفان اور تصوف کا رنگ رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے منتظم بھی تھے اور یہ دونوں صفات اکٹھی بہت کم شخصیات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

آخری مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی تو اس وقت وہ امارت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کیے جا چکے تھے جس کا ذکر حضرت صاحب تفصیل سے خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ ہم نے حسب معمول ان کے ہمراہ مغرب ادا کی بعد میں ان سے مصافحہ و معانقہ کیا مگر شاید یہ پہلی مرتبہ تھا کہ انہوں نے ہمیں اپنے ساتھ بیٹھنے کی دعوت نہیں دی حالانکہ موقعہ بھی تھا' دستور بھی تھا اور ان کے پاس وقت بھی تھا۔ لیکن چونکہ اب وہ امیر جماعت نہیں تھے اس لئے انہوں نے اپنا دستور بھی بدل لیا یہ بات بھی ایک رنگ میں امامت سے ان کی کامل اطاعت کی نشان دہی کرتی ہے۔

ابتلاؤں کا یہ دور جس سے ہم گزر چکے ہیں ایک رات کی مانند ہے۔ اس رات میں سلسلہ

باقی صفحہ 7 پر

الفضل 13- دسمبر 1955ء

امریکہ کے دو مشہور اخبار

"لائف"-----"ٹائم"

ہفت روزہ اخباروں میں سب سے پہلا نمبر "لائف" (امریکہ) کا ہے۔ جس کی اشاعت 55 لاکھ ہے۔ اس اخبار کی شہرت تصویروں کی وجہ سے ہے۔ "لائف" کو ہر سال پانچ لاکھ تصویریں ملتی ہیں جن میں سے وہ صرف دس ہزار انتخاب کرتا ہے۔

لائف کے فوٹوگرافر تصویریں لینے کی خاطر ایسی ایسی مہمیں سر کرتے ہیں۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اخبار کا ایک فوٹوگرافر کئی گھنٹوں تک ہیلی کوپٹر کے ساتھ لگی ہوئی ایک رسی سے چمٹا ہوا امریکہ کے مختلف مقامات کی تصویریں لیتا رہا۔ اسی اخبار کے ایک فوٹوگرافر نے شمالی کینیڈا کا سفر کیا اور سات ہفتوں تک اسے تصویریں لینے کی غرض سے تنہا رہنا پڑا اس کے پاس غذائی ذخیرہ ختم ہو گیا وائرلیس سیٹ خراب ہو گیا۔ اور چلنا دوبھر ہو گیا۔ جہاں سے تصویر لینی تھی وہ مقام اس کے خیمے سے صرف دس میل کے فاصلے پر تھا۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کے لئے اس کے پانچ دن صرف ہوئے جب طیارہ انہیں واپس لے جانے کے لئے پہنچا تو خوف ٹھنڈ اور بھوک کے مارے ان کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ لیکن ان کے پاس جو تصویریں تھیں۔ وہ یادگار حیثیت رکھتی تھیں۔

امریکہ میں اشاعت کے لحاظ سے دوسرا نمبر ہفت روزہ "ٹائم" کا ہے "ٹائم" کی اشاعت ۱۷ لاکھ ۷۷ ہزار چھ سو ۸۰ ہے۔ اس کا افتتاحی مقالہ نہیں لکھا جاتا اس میں خاص بات روزمرہ کی خبروں کا پس منظر ہے جس کی تحریر کا اسلوب منفرد ہو

ان دونوں اخباروں کا مالک "ہنری لوئس" ہے۔ اس کا والد پادری تھا۔ "ہنری" چین میں پیدا ہوا۔ اور حصول تعلیم کی غرض سے امریکہ چلا آیا۔ جہاں وہ ہوٹلوں میں برتن صاف کر کے اور اپنے ساتھیوں کے کمروں کی صفائی سے گزر اوقات کرتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔

آج اس کے پاس چار کروڑ پونڈ سے زیادہ سرمایہ ہے۔ اور اس کی بیوی کلیر بوتھ روم میں امریکہ کی سفیر ہے۔

ہنری لوئیس نے ۱۹۴۸ء میں بارہ محققین کو امریکی صحافت اور اسکے مستقبل پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کے لئے ۲۰ ہزار پونڈ دیئے۔ اور اس کتاب میں نہایت مدلل الفاظ میں ہنری لوئیس کی طاقت اور اثر و نفوذ کا اعتراف کیا گیا جو اسے اس کے کثیر الاشاعت اخباروں کی وجہ سے حاصل ہے۔

"ریڈرز ڈائجسٹ" اگرچہ اخبار نہیں بلکہ ماہنامہ ہے۔ تاہم اس کی دنیا میں سب سے زیادہ اشاعت کی وجہ سے اسے صحافت میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

"ریڈرز ڈائجسٹ" کی ماہانہ اشاعت ایک کروڑ اسی لاکھ ہے۔ یہ رسالہ کئی زبانوں میں چھپتا ہے۔ جن میں پرتگالی اور ہسپانوی زبان بھی شامل ہے۔ اندھوں کے لئے بھی اس کا خاص ایڈیشن شائع ہوتا ہے۔ جو ابھرے ہوئے (بریل) حروف میں چھپتا ہے۔ اس میں ہر ماہ سبھی علوم و فنون پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔

پہلی جنگ میں جب ڈیوڈلس زخمی ہوا اور اسے ہسپتال میں لایا گیا تو یہاں اس نے وقت کاٹنے کے لئے اخبار اور رسائل کا مطالعہ شروع کیا۔ لیکن ان کی زیادہ تعداد کی وجہ سے اسے بڑی الجھن ہوئی۔ اور یہاں سے خیال پیدا ہوا کہ ایک ایسا رسالہ جاری کیا جائے جو اپنی جگہ جامع اور ان تمام اچھے مضامین کا حامل ہو جو ان مختلف اخبارات اور جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔ چنانچہ ڈلس نے اپنے خیال کو ۱۹۲۲ء میں عملی جامہ پہنایا۔ اس وقت ان کی مالی حالت بڑی کمزور تھی اور اس کے پاس اتنی رقم نہیں ہوتی تھی کہ وہ اخبارات و جرائد خرید سکے۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ نیویارک کی مرکزی لائبریری میں جاتا اور وہاں سے یہ دونوں مضامین نقل کر کے لے آتے۔

جب رسالے کی اشاعت بڑھنے لگی تو دوسرے اخبارات نے اسے دھمکی دی کہ اگر آئندہ سے ان کے مضامین نقل کئے گئے تو وہ مقدمہ کر دیں گے۔ لیکن ڈلس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور مضامین نقل کرنے کا پچاس ڈالر فی مضمون معاوضہ دینا شروع کر دیا اس پر بھی اخبارات نے مضامین نقل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو ڈلس نے مصنفین سے براہ راست مضامین حاصل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ایک مضمون کا معاوضہ سات سو پونڈ دیتا رہا۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو (عبادت) میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت تو اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

انور اقبال سیٹھی

سائنس دانوں کیلئے خراج تحسین

پانچویں پروٹین مجلس مذاکرہ جس کا ایچ۔ اے۔ جے پروٹین کیمسٹری گروپ نے اہتمام کیا تھا' شاندار کامیابی کے ساتھ 9 جنوری 1997ء کو اختتام پذیر ہوا۔

یہ وہ پہلا باوقار بین الاقوامی سائنسی اجتماع تھا جو ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام جو ملک کے انتہائی مشہور و معروف سپوت اور اس کے تاج میں ایک ہیرے کی طرح چمکتے تھے' کی افسوسناک وفات کے بعد منعقد کیا گیا۔

لوسی این جانسن Louisie N.Johnson (اہلیہ ڈاکٹر عبدالسلام) اور رابرٹ ہوبر جو کہ خود ایک نوبل لارئیٹ ہیں' کی اس اجتماع میں موجودگی سے اس کی شان اور بھی بڑھ گئی۔ افتتاحی اجلاس میں مسز سلام نے پروفیسر سلیم الزماں صدیقی کو خراج تحسین پیش کیا اور شام کے اجلاس میں رابرٹ ہوبر نے ایک دوسرے نوبل انعام پانے والے سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔

یہ دونوں ہستیاں اس خراج تحسین کی مستحق تھیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزاز پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ہمارے دلوں میں رہتے ہیں اور جن کے نقش قدم پر چل کر ہی ہم ترقی کی بہتر راہیں تلاش کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی بے تعصبی ہمیں یاد دلاتی رہے گی کہ آئندہ ہمیں ان غلطیوں کا ازالہ کرنا ہے جو پہلے ہم سے سرزد ہوتی رہی ہیں جس سے ہم ایک بہتر مستقبل کی طرف پیش رفت کر سکتے ہیں۔

جہاں تک تبادلہ خیالات اور مذاکرات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ غیر ملکی نمائندگان کے موجود ہونے سے پاکستانی سائنس دانوں کو دوسری سائنسی دنیا کے ساتھ رابطہ قائم کرنے اور اس کے متعلق مزید جاننے کے بہتر مواقع میسر آئے۔ پروٹین کیمسٹری میں کی جانے والی پیش رفت کے سلسلے میں ہم سب کو معلومات حاصل ہوئیں۔ آیئے ہم امید کریں کہ اس قسم کی تحقیق سے ہمارا مستقبل بہتر ہو گا اور یہ سب کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔

اس سائنسی واقعہ کے اس بڑے پیمانے پر انعقاد کا سہرا اس کے منتظمین کے سر باندھا جانا چاہئے جن میں سے سب سے نمایاں پروفیسر زیدی تھے جو کہ پروٹین کیمسٹری کے میدان میں ایک صف اول کے سائنس دانوں میں سے ہیں۔

آیئے ہم یہ بھی امید کریں کہ اس قسم کی کوششیں ہمارے ابھرتے ہوئے نوجوان سائنس دانوں کے لئے ایک تخلیقی تحریکات کا ذریعہ بن سکیں گی اور وہ اس ملک میں سائنس کے مستقبل کو آگے بڑھا سکیں گے"

یہ خط کراچی سے لکھا گیا اور انگریزی روزنامہ دی نیوز انٹرنیشنل کے 12 فروری 1997ء کے خطوط کے کالم میں شائع کیا گیا۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ الفضل کا تازہ پیکٹ دو روز ہوئے ملا۔ اس پیکٹ میں ایک مضمون محترم حکیم خورشید احمد صاحب کا حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے ذکر خیر میں ان کی اعلیٰ سیرت اور صفات حسنہ کے تذکرہ پر مشتمل تھا۔ بہت لطف اٹھایا۔ دوسرا مضمون محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حال امیر جماعت احمدیہ امریکہ کا "حضرت بھائی جان امام جماعت احمدیہ الثالث" کے عنوان سے مورخہ 20 جنوری 1997ء کے پرچہ میں "رسالہ خالد ناصر نمبر" کا شائع شدہ آپ نے شائع فرمایا ہے۔ دونوں مضامین خاکسار کی نظر سے پہلی دفعہ گزرے۔ اور الفضل کے ذریعہ محترم صاحبزادہ صاحب نے قدرے تفصیل سے ذاتی علم کی بناء پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام الثالث کی اعلیٰ سیرت اور عظیم فضائل اور کارناموں کا ذکر کر کے قارئین کو بلاشک و شبہ ممنون کیا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے مضمون کی چونکہ تاریخی لحاظ سے بھی خاص اہمیت ہے اس وجہ سے خاکسار نے مناسب سمجھا ایک بات جو غالباً سہو سے ان کی قلم سے لکھی گئی ہے اس کی درستی ہو جائے "یادوں کی اس پرانی فلم کی ایک تصویر میں حضرت بھائی جان کا بیت مبارک میں بیٹھنا سامنے آتا ہے جب وہ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سے حفظ کلام الٰہی کا سبق لیتے تھے" (صفحہ 3۔ الفضل مورخہ 20 جنوری 1997ء) خاکسار کا بچپن سے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سے رابطہ اور تعلق تھا۔ اور حضرت ام ناصر کے گھر میں بلا تکلف آنا جانا تھا۔ اکثر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سے ملنا جلنا رہتا تھا۔ بلکہ مدرسہ احمدیہ میں خاکسار آپ کا کلاس فیلو تھا۔ بیت مبارک میں جن حافظ صاحب سے آپ کلام الٰہی کے حفظ کرنے کا سبق لیتے تھے وہ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نہ تھے

باقی صفحہ 7 پر

یادِ رفتگان

مسز نعیمہ مجید

مسز فہمیدہ منیر - لاہور

الفضل اور مصباح میں رشتہ داروں کی وفات پر مضامین پڑھا کرتی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ ایک دن اپنی پیاری امی کی وفات پر لکھوں گی۔ وفات کا لفظ لکھتے ہوئے دل دکھتا ہے۔

میری امی جان جگر کی تکلیف سے عرصہ پانچ سال سے بیمار تھیں۔ جرمنی انگلینڈ معائنہ کے لئے گئیں۔ کچھ عرصہ سے ڈاکٹرز نے جگر کی تبدیلی کا مشورہ دیا تھا۔ جب صحت بہتر تھی تو اپریشن کروانے کا حوصلہ نہ پڑا۔ جب بیماری کے بڑھنے کی وجہ سے تبدیلی جگر اپریشن کروانے کے لئے امی جان تیار ہوئیں تو ڈاکٹرز نے اپریشن کرنے سے انکار کر دیا۔

میری پیاری امی جان بے حد نیک سادہ لیکن بہت عقل مند تھیں۔ نیکی اور شرافت کا مجسمہ تھی۔ میری امی جان لجنہ کے کاموں کو تمام کاموں پر فوقیت دیتی تھیں تاعمر لجنہ کے مختلف عہدوں پر کام کیا وفات سے کچھ عرصہ پہلے بیماری کی وجہ سے چندے لینے کا کام چھوڑا۔ ان کے سپرد جو کام کیا گیا سمجھو ہو گیا۔ ہمیں اکثر تلقین کرتیں کہ "خدا کو یاد رکھو تو وہ تمہیں یاد رکھے گا اگر خدا کو بھول جاؤ گے تو خدا بھی تمہیں بھول جائے گا۔

میری امی جان باوفا خوش اخلاق اور غریب پرور تھیں۔ تاعمر خاوند اور بچوں کی خدمت میں سر دھڑ کی بازی لگائے رکھی سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت دی جس کے نتیجے میں ان کے سب بیٹے اور بیٹیاں اعلیٰ مقام پر ہیں اور جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ممکن ہوا خود کسی سے خدمت نہ کرائی۔ ان کی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اے خدا مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا۔

میری امی جان کے ساتھ سب بچے پیار کرتے تھے لیکن سروس کرنے کی وجہ سے مجھے ان کے ساتھ زیادہ رہنے کا موقعہ ملا ہم ڈھیروں باتیں کرتے ان کی باتیں عقل و دانش سے پر ہوتیں تکلیف دہ لمحات میں ان سے بات کر کے سکون مل جاتا۔ اب تو زندگی بدل گئی ہے خوشی نام کی چیز زندگی میں لگتا ہے اب کبھی نہیں آئے گی ایک ماں کے جانے سے لگتا ہے سب کچھ ختم ہو گیا۔ ماں کی موجودگی کی طاقت سے میں تمام مسائل پر قابو پا لیتی تھی اب تو فرائض کی ادائیگی بھی بوجھ محسوس ہوتی ہے میری ماں تو ہمارے لئے تحفہ آسمانی تھا پیار تو بہت کیا لیکن بہت کچھ کرنے کی حسرت دل میں رہ گئی ایسے لگتا ہے وہ بہت تھوڑا عرصہ ہمارے ساتھ رہیں ان کی باتوں ان کی دید سے محروم ہو گئے۔ ان کے صبر و تحمل کا یہ حال تھا کہ طویل بیماری کے باوجود محرومی کا کوئی کلمہ ان کی زبان سے کسی نے نہ سنا۔ کوئی شکوہ شکایت اور مایوسی ان کے نزدیک نہ آئی۔

میری پیاری امی جان 23۔ اکتوبر 1996ء کو طویل بیماری کا بہادری سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنے بچوں کو روتا تڑپتا چھوڑ کر خدا کے حکم پر حاضر ہو گئی۔ میرے خدا نے مجھ ناچیز کو وفات کے دن یوں تسلی دی۔ ہم خدا کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

میری ماں جو تمام انسانی خوبیوں کا مجموعہ تھیں اور ضرورت مندوں سے بہت پیار کرتی گھر والوں کی لاعلمی میں غریبوں کی مدد کے لئے اپنے تمام وسائل سے خرچ کرتی۔ ہماری پیاری امی جان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ کسی غریب کی ضرورت سن کر تڑپ اٹھتی خود بھی پورا کرتی اور دوسروں کو بھی تلقین کرتیں اے اللہ! محبت و پیار کا مجسمہ ہماری امی تیرے بندوں سے محبت کرتیں تھیں تو ہماری امی کو کسی قسم کی کمی نہ محسوس ہونے دینا اے خدا تو ہزاروں ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے ہماری ماں کو اس کے بچوں کے پیار کی کمی محسوس نہ ہونے دینا اور مجھے اپنی ماں کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے اور قیامت کے دن مجھے اپنی ماں سے ملا دینا آمین۔

OOO

وقف جدید کا نیا سال 1997ء مبارک ہو

O اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا نیا سال 41 واں نیا سال یکم جنوری 1997ء سے شروع ہو چکا ہے اور بفضلہ تعالیٰ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت ایام میں خطبہ 27 دسمبر96ء میں اپنے ایمان افروز خطاب میں ساری دنیا کی احمدی جماعتوں میں وقف جدید کے ذریعہ پیدا ہونے والی بیداری اور جذبہ قربانی کے تاریخ ساز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال جماعت احمدیہ امریکہ نے وقف جدید میں اول آنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ پاکستان دوم اور جماعت جرمنی سوم آئی ہے۔

وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اس بابرکت موقع پر تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ اور پہلے سے بڑھ کر۔ خدا تعالیٰ کے نازل ہونے والے ان گنت فضلوں کو شمار کرتے ہوئے اپنے وقف جدید کے نئے سال کے وعدے پیش کریں اور تمام زعماء کرام کوشش کریں کہ اس عظیم الشان تحریک میں تمام افراد جماعت حصہ لیں۔ حتیٰ کہ ایک دن کا بچہ بھی اس شرف سے محروم نہ رکھیں اور اسے بھی وقف جدید کے جہاد میں حصہ لینے والوں کی فہرست میں شامل کریں۔ اور وعدہ جات کے مجموعی کوائف مجلس / جماعت سے مرکز کو 15 فروری 97ء تک آگاہ کر دیں اور تدریجی وصولی کو یقینی بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ دین و دنیا میں کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ اور مقبول خدمت دین کی توفیق پائیں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

چوہدری خالد سیف اللہ خان۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

برطانیہ کے سرد و تاریک موسم کے ستم رسیدوں کو آسٹریلیا کی سیاحت کا مشورہ

خبر ہے کہ امسال برطانوی شہریوں کو انتہائی سرد تاریک اور اداس موسم سرما کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جنوری 96ء کے اکتیس دنوں میں انہیں صرف ساڑھے انیس گھنٹے سورج کا منہ دیکھنا نصیب ہوا ورنہ گہرے بادلوں نے دنوں کو بھی تاریک بنائے رکھا۔ جن کے اعصاب کمزور ہیں وہ ایک ایسی ذہنی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں جس میں خودکشی کے ذریعہ دنیا ہی چھوڑ دینے کا رجحان پایا جاتا ہے اندازہ ہے کہ برطانیہ کے چار فیصد باسی اس بیماری کا شکار بن گئے ہیں جس کا نام ڈاکٹروں نے SAD یعنی

Seasonal Affective Disorder

رکھا ہے۔ ماہرین نفسیات نے ان کو مشورہ دیا ہے کہ اگر واقعی دنیا چھوڑنے کا ارادہ ہے تو آسٹریلیا چلے جاؤ۔ ایک ہی بات ہے' خدا بھلی کرے گا ٹھیک ہو جاؤ گے۔

آسٹریلیا کئی لحاظ سے ایک منفرد ملک ہے' اسے دنیا کا پچھواڑا کہا جاتا ہے۔ یہ واحد ملک ہے جو سارے کا سارا جنوبی نصف کرہ میں واقع ہے اور ایک پورے براعظم پر مشتمل ہے۔ سڈنی سے پرتھ کا سیدھا فاصلہ 3278 کلو میٹر ہے۔ سورج ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچنے میں تقریباً تین گھنٹے لیتا ہے۔ یہاں کے موسم دنیا سے الٹ ہوتے ہیں اور دن رات بھی (بمقابلہ یورپ)۔ ملک کے ساحلی علاقے آباد ہیں اور بہت خوبصورت جبکہ باقی اکثر حصہ صحرائی ہے۔ ہر وقت ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں ہر طرح کا موسم مل سکتا ہے' شدید سرد سے شدید گرم تک۔ سڈنی میں بعض دن تو ایسے آتے ہیں کہ ایک ہی دن میں سردی اور گرمی دونوں موسموں کا مزا آ جاتا ہے۔ الغرض ہر طرح کے موسم اور ہر طرح کی زمین۔ آسٹریلیا بھی گویا حاجی لق لق کی آنکھوں کی طرح ہے جس نے کہا تھا

مزا برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آ بیٹھو
سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

آسٹریلیا کا ننھا منا ہیرو

آسٹریلیا کے قصبہ بونارگہ میں ایک نادر میموریل ہال تعمیر کیا گیا ہے جو ایک ننھے ہیرو کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ہے اور دنیا بھر میں اپنی طرز کی واحد یادگار ہے۔ یہ ہیرو بہت گمنام ہے۔ آسٹریلوی بھی نہیں بلکہ انسان بھی نہیں بلکہ ایک ننھا پتنگا ہے۔ ہوا یہ کہ 1925ء میں ناشپاتی کے باغوں میں خاردار کیکٹس (CACTUS) کثرت سے پیدا ہو گیا جسے ناشپاتی کی طاعون کا نام دیا گیا۔ جب کوئی علاج کارگر نہ ہوا تو 1936ء میں ارجنٹائن سے یہ پتنگا درآمد کیا گیا جو کیکٹس کے پھولوں کو چٹ کر جاتا ہے اور اسے افزائش سے روک دیتا ہے۔ یہ اتنی بڑی خدمت تھی جو آج بھی جاری ہے کہ اس کی قدر افزائی میں مذکورہ بالا ہال تعمیر کیا گیا۔ لیکن یہ اپنی نوعیت کا واحد کیڑا نہیں بلکہ اور بھی کئی ہیں جن کی افادیت اور خدمات کا واضح اقرار کیا جانے لگا ہے۔

یورپ اور شمالی امریکہ کے شب و روز۔ رجحانات کے آئینہ میں

یو این کے ادارہ اکنامک کمیشن برائے یورپ نے 56 ملکوں کے رجحانات پر مشتمل ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں سب سے زیادہ امریکہ میں ہوتی ہیں جہاں ہر سال فی لاکھ 118 عورتیں اس کا نشانہ بنتی ہیں جبکہ اسی نسبت سے سویڈن میں ایسی عورتوں کی تعداد 43 ہے کینیڈا میں 23 ہے اور فرانس میں 17 ہے۔ اس لئے کینیڈا باوجود امریکہ کے قرب کے عورتوں کے لئے اس کی نسبت کافی محفوظ ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ باوجودیکہ سوئٹزرلینڈ دنیا کے امیر تین ملکوں میں سے ہے وہاں صرف 30% لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہیں۔ امریکہ میں قتل کی شرح ایک لاکھ پر 4ء12 ہے جو کہ یورپ اور کینیڈا کے مقابلہ میں پانچ گنا زیادہ ہے۔ جہاں تک شرح پیدائش کا تعلق ہے سابق روس کی مسلمان ریاستوں ازبکستان' ترکمانستان اور کرگستان میں فی ہزار آبادی پر 28 تا 32 کے درمیان ہے جب کہ سپین اور اٹلی کی کیتھولک آبادی میں اضافہ کی شرح اس سے تین گنا کم ہے۔

OOO

تحریک جدید

O ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

OOO

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کی مدد سے بھارت میں ایٹمی پلانٹ کی تعمیر

روس اور بھارت کے سرکاری ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ بھارت میں نیوکلیئر پاور پلانٹ تیار کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ طے پاگیا ہے۔ امریکہ نے روس پر شدید دباؤ ڈالا ہوا ہے کہ وہ نیوکلیئر پلانٹ کی تیاری کے لئے بھارت کو کسی قسم کی معاونت فراہم نہ کرے۔ لیکن اس کے باوجود دونوں ملکوں کے درمیان نہ صرف معاہدہ طے پاگیا ہے بلکہ اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے تعمیر کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ بھارت کے نائب وزیر خارجہ نے غیر ملکی اخبار نویسوں کا بتایا کہ نیوکلیئر پلانٹ کی تیاری کے لئے روس اور بھارت کے درمیان کافی عرصہ پہلے ایک معاہدہ ہوا تھا۔ تاہم عملی طور پر دونوں ملکوں کے اشتراک سے اب معاہدہ پر کام شروع ہوا ہے۔ بھارت کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روس کے اشتراک سے پاور پلانٹ تیار کرنے کا یہ منصوبہ کسی عالمی سطح کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اور معاہدہ کو انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی طرف سے گارنٹی حاصل ہے۔

واضح رہے کہ بھارت اس سے قبل ایٹمی دھماکہ کرچکا ہے۔ اور بھارت نے گزشتہ سال ایٹمی دھماکے نہ کرنے کے عالمی معاہدے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے بھی انکار کردیا تھا جس کی وجہ سے عالمی معاہدہ ناکام ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت نے پاکستان کی اس تجویز کی بھی ہمیشہ مخالفت کی ہے کہ جنوبی ایشیا کو ایٹمی دھماکہ سے پاک علاقہ قرار دیا جائے۔ اس ضمن میں عالمی سطح پر ایٹمی توانائی حاصل نہ کرنے کی جتنی بھی کوششیں ہوتی رہی ہیں بھارت ہمیشہ اس کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ اور بھارت کی حکومت کے اہلکار ہمیشہ یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ وہ ایٹمی دھماکوں کا دروازہ کھلا رکھنا چاہتا ہے۔

بھارت کی اسی پالیسی کی وجہ سے پاکستان نے بھی سی ٹی بی ٹی معاہدہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اگرچہ پاکستان نے امریکہ کے اصرار پر اس معاہدے کے خلاف ووٹ نہیں تھا۔ اور اسی پالیسی کی وجہ سے پاکستان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو وہ بھی اس بارے میں جوابی کارروائی پر غور کرے گا۔

OOO

قتل عام کے مجرم سیاستدانوں کو سزائے موت

دنیا کی حالیہ تاریخ کی بدترین خونریزی روانڈا میں ہوئی جہاں پر ہوتو قبائل کے لوگوں کو لاکھوں کی تعداد میں ہلاک کیا گیا۔ یہ ہلاکتیں تتسی قبائل کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے کی گئیں۔

روانڈا کی عدالتوں میں اس قتل عام کے ذمہ داروں کے خلاف مقدمات چلائے جارہے ہیں۔ ایسے ہی ایک مقدمے کی کارروائی ریڈیو پر لائیو نشر بھی کی جارہی تھی۔

اب خبر ملی ہے کہ روانڈا کی ایک عدالت نے قتل عام کے مجرم ایک سیاستدانوں کو سزائے موت سنائی ہے۔ یہ سیاستدان سابق حکومت میں بہت مقبول تھا۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے 1994ء میں ملک میں قتل عام کرایا۔ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ کرواٹ کارنیا نامی یہ سیاستدان اپنی جماعت کا نائب صدر تھا۔

OOO

اسرائیل کی طرف سے شام کو امن مذاکرات کی غیر مشروط پیشکش

اسرائیل کے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے شام کو دو طرفہ امن مذاکرات کی غیر مشروط پیشکش کی ہے۔ انہوں نے اس پیشکش کا اعلان واشنگٹن میں ایک تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل جولان کی پہاڑیوں کے بارے میں شام کے ساتھ پچھلے مذاکرات کو پیش نظر رکھے گا۔

دریں اثناء جولان کی پہاڑیوں کے رہنے والے 15 ہزار افراد نے 1967ء کی چھ روزہ جنگ کے دوران اسرائیل کی جانب سے علاقے کو فتح کرکے اپنے ملک میں انضمام کرنے کے خلاف گزشتہ روز عام ہڑتال کی۔ اس علاقے میں زیادہ تر قبائل آباد ہیں انہوں نے اسرائیل کی طرف سے شناختی کارڈ لینے سے انکار کردیا ہے۔

مشرق وسطی کے مسئلے میں چار بڑے فریقوں میں سے اب صرف شام ایسا فریق رہ گیا ہے جس کے ساتھ اسرائیل کا امن سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ باقی تین فریق یعنی مصر، فلسطین، اور اردن اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے کرچکے ہیں۔ جن میں سے فلسطینی خومختار اتھارٹی کا قیام کرکے ان علاقوں سے اسرائیلی افواج کا انخلا سب سے اہم معاہدہ ہے۔ جس کی مختلف شقوں پر سست رفتاری سے لیکن بہرحال مرحلہ وار عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اگر شام کے ساتھ بھی اسرائیل کا معاہدہ طے پا جائے تو مشرق وسطی میں عربوں کے ساتھ اسرائیل کا جامع امن سمجھوتہ طے پا سکتا ہے۔ جس کے بعد تمام عرب اور اسلامی ممالک اجتماعی طور پر اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیں گے۔ لیکن شام کے ساتھ اسرائیل کے مذاکرات ہمیشہ ہی سخت مشکلات کا شکار رہے ہیں۔ اور دونوں فریق کسی نتیجے پر اتفاق نہیں کر سکے۔ ان کے درمیان مذاکرات کے کئی ادوار ہو چکے ہیں۔

OOO

رشدی کے قتل کا فتویٰ

ایران کی ایک غیر سرکاری تنظیم کی طرف سے ایک مذہبی راہنما آیت اللہ جوادی امداد نے شاتم رسول سلمان رشدی کے خلاف قتل کے فتوے کے احیاء کا جو اعلان کیا تھا۔ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فتویٰ ایک غیر سرکاری تنظیم کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ اس کا ایران کی سرکاری پالیسی سے کوئی تعلق نہیں۔ یاد رہے کہ قتل کا یہ فتویٰ ایران کے مذہبی لیڈر آیت اللہ خمینی کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ ایران کی موجودہ حکومت مغربی ملکوں کے زبردست دباؤ کے بعد اس فتوے سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے۔ لیکن کسی بھی مرحلے پر ایران کی طرف سے اس فتوے کو منسوخ کرنے کا اعلان نہیں کیا گیا۔

OOO

بھارت کی مخلوط حکومت

بھارت کی نیوز ایجنسی یو۔ این۔ آئی نے بتایا ہے کہ وہاں کی یونائیٹڈ فرنٹ حکومت کو دوبارہ سانس لینے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھیوں نے کہا ہے کہ وہ پارلیمانی تعاون سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے۔ کانگریس نے کہا تھا کہ یونائیٹڈ فرنٹ حکومت کو غیر مشروط طور پر تعاون نہیں دیا جائے گا۔ ہر معاملے کو پرکھا جائے گا اور فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن پارٹی کی 17 رکنی کمیٹی نے جو پالیسی بنانے کی مجاز ہے حکومت کو تعاون دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ موجودہ حکومت میں تقریباً بارہ جماعتیں شامل ہیں جو گزشتہ سال اپریل مئی کے انتخابات میں تعاون دینے کے لئے یونائیٹڈ فرنٹ سے مل گئی تھیں۔ سب سے بڑی دوسری پارٹی ایوان زیریں میں کانگریس ہے کانگریس بھی ان پارٹیوں میں سے ایک تھی جس نے تعاون کا وعدہ کرکے حکومت بنانے کا موقعہ دیا۔ اگرچہ کبھی نہ کبھی اختلافات سامنے آتے رہتے ہیں لیکن بہرحال انہیں سلجھالیا جاتا ہے۔ اگر یہ جماعتیں یونائیٹڈ فرنٹ کا ساتھ نہ دیں تو حکومت نہیں چل سکتی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کوئی خوش آئند بات نہیں کہ یونائیٹڈ فرنٹ نے کانگریس کی تجاویز اور پروگراموں پر توجہ نہیں دی۔

OOO

اسرائیلی وزیر اعظم کے خلاف کرپشن کا سکینڈل

اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو سے پولیس پوچھ گچھ کر رہی ہے کیونکہ وہاں کرپشن کا ایک ایسا سکینڈل سامنے آیا ہے کہ اس کے ثابت ہو جانے پر حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ سکینڈل ایک اٹارنی جنرل کی تعیناتی سے تعلق رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ اس تعیناتی کے لئے ایسے امور مد ثابت ہوئے جو کرپشن کے تحت آتے ہیں۔ اس تعیناتی کے عوض یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ الخلیل کی دوبارہ ڈویلپمنٹ کا موقعہ فراہم کیا جائے گا۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں الخلیل سے فوجیں نکالنے اور اس علاقے کو فلسطینیوں کے حوالے کرنے پر کچھ دیر سے تنازعہ چل رہا تھا فلسطینی یہ محسوس کرتے ہیں کہ امن معاہدہ جو اسرائیل کے ساتھ طے پایا تھا اس کی بعض شقوں پر اسرائیلی حکومت عمل نہیں کررہی۔ بعض باتوں سے صاف انکاری ہے۔ اور بعض امور میں روڑے اٹکاتی ہے۔ اور بلاوجہ تاخیر کرتی ہے۔ چنانچہ اس سے فلسطینیوں میں بددلی پھیلتی ہے۔

OOO

یمن میں امریکی کا اغوا

یمن میں مشرقی حصے کے قبائلیوں نے ایک امریکی تیل انجینئر کو اغوا کرلیا ہے اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تاوان کے طور پر 20 لاکھ امریکی ڈالر دیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اغوا اس لئے کیا گیا ہے کہ جس زمین پر یہ انجینئر کام کر رہے ہیں وہ حکومت نے لوگوں سے زبردستی لی ہے اور اغوا کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اگر سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا تو ٹیڑھی انگلیوں سے گھی نکالا جائے گا۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہنٹ آئل کمپنی کے عہدہ دار کہتے ہیں کہ ان کا کوئی شخص اغوا نہیں ہوا چنانچہ صحیح طور پر اغوا کئے جانے والے کا نام بھی نہیں بتایا جارہا۔ حفاظتی عملے نے اس جگہ کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ جہاں اس وقت اغوا کرنے والے موجود ہیں۔ قبائلی لوگوں نے بتایا ہے کہ صدر علی عبداللہ صالح نے بھی کچھ آدمی اس سلسلے میں وہاں بھیجے ہیں۔ علاقائی افسروں نے بتایا ہے کہ جس امریکی کو اغوا کیا گیا ہے اسے ایسے علاقے سے اغوا کیا گیا ہے جو حکومت نے انہیں دیا تھا۔ اغوا کی بات کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یمن میں قبائلی اس کام میں بہت زیادہ ملوث ہیں اور اغوا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت سے مراعات حاصل کی جائیں۔ 1993ء سے لے کر اب تک 80 افراد اغوا ہو چکے ہیں۔ گزشتہ دسمبر میں پولینڈ کے پانچ سیاح اغوا کرلئے گئے تھے۔ اور انہیں ایک ہفتہ کے بعد رہا کردیا گیا تھا۔

OOO

انڈونیشیا میں نسلی فسادات

انڈونیشیا کے مغربی صوبہ کلمین تان میں نسلی فسادات میں سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔ فوج نے مقامی وباک کے باشندوں اور جاوا کے شمال میں واقع جزیرہ مدورا سے آنے والے آبادکاروں کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کی تصدیق کر دی ہے۔ فوج کے مطابق اس صوبے میں فسادات سے لاکھوں ڈالر کی املاک بھی تباہ ہو چکی ہیں۔

دریں اثناء انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ کی کچی آبادیوں میں آگ لگنے سے ہزاروں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ تقریباً 3 سو جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو چکی ہیں۔ پولیس اس امر کی تفتیش کر رہی ہے کہ یہ واقعہ کہیں تخریب کاری کا نتیجہ تو نہیں۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 26- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-30 فزیکل فٹ نس-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (25-2-97) دوبارہ-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں- (نیا)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 طبی معاملات- ٹائی فائیڈ-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں- (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (25-2-97) (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر- روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-30 فزیکل فٹ نس-
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-55 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقن پروگرام-
7-00 رات- نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

جمعرات 27- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 المائدہ- سبزی کی بھجیا-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
4-00 عربی زبان سیکھئے-
4-30 عربی پروگرام- قصیدہ / نظم
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
9-30 عربی پروگرام- قصیدہ / نظم
10-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے روگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ- (19-5-95)-
1-00 المائدہ- سبزی کی بھجیا-
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-55 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 چینی پروگرام-
7-00 رات- نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 کوئز پروگرام- لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بمقابلہ ملتان بمقابلہ گوجرانوالہ-
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21- (4-5-94) حصہ اول-
9-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
10-00 بوسنین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر-

جمعہ 28- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 بزم مشاعرہ- نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ-
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-00 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
7-00 کوئز پروگرام- (دوبارہ)-
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21- (4-5-94) حصہ اول (دوبارہ)-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 ڈچ زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
10-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام-
1-00 بزم مشاعرہ- ترتیب نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ (دوبارہ)-
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 درود شریف اور نظم-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے- 28-2-97-
7-15 رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-15 بیت بازی- کھاریاں بمقابلہ میرپور خاص-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 سواحیلی پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے بہنوئی مکرم مرزا سلیم احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور چند روز سے سخت بیمار ہیں- اور جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے-

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے B.Sc اور M.Sc سال اول میں نئے سیشن میں داخلہ حاصل کیا ہے- ان کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے پریذیڈینٹ ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے- یہ سکالرشپ کیمسٹری- فزکس- باٹنی- زوو آلوجی- مائیکروبیالوجی- فزیالوجی- بایوکیمسٹری- میتھ- شماریات- اکنامکس- کمپیوٹر سائنس میں دیا جائے گا-

اس کے فارم نظارت تعلیم میں مہیا ہیں اس لئے طلبہ فوری رابطہ کریں- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28-2-97 ہے- (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاق حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے-

وہ لوگ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں جیسے جگنو کی دم چمکتی ہے- اندھیری رات میں جگنو کی دم بھی تو چمکا کرتی ہے مگر چھوٹی سی روشنی ہے جو دوسرے جگنوؤں کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پا جاتے ہیں مگر صاحب ایمان کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور صاحب ایمان کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے- یہ نور اخلاق فاضلہ کا نور ہے اخلاق حسنہ کا نور ہے (-) اس کو اپنی عادت میں داخل کر لیں اس نور سے آراستہ ہو جائیں تو آپ از خود چمکنے لگیں گے- آپ کی غربت آپ کے پھٹے پرانے پڑے آپ کی سادگی آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چیزیں ہیں جو اللہ کے نور کو روکا نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات بڑھانے کا موجب بن جاتی ہیں-

(از خطبہ 29 نومبر 1996ء)

○○○

بقیہ صفحہ 3

کے ایسے بزرگ اور عظیم خدام ستاروں کی طرح ہیں- بارہا دل سے دعا اٹھتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب بزرگوں کو اس رات کی سحر دکھائے کیونکہ در حقیقت تو حق انہی کا ہے- عظیم الشان فتوحات کو یہ دیکھیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں- ان کے مرتبہ اور مقام سے خدا تعالیٰ ہی واقف ہے اور وہی انہیں عظیم الشان اجر عطا کرنے والا ہے- مگر ابتلاؤں کے طویل دور میں اتنی عظیم الشان خدمات کا موقعہ مل جانا ہمارے لئے بہت کافی وجہ ہے کہ ہم ان وجودوں کو عزت اور محبت سے یاد کریں- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں غریق رحمت کرے-

○○○

بقیہ صفحہ 4

بلکہ وہ حضرت حافظ سلطان حامد صاحب تھے جو قتال پور ضلع ملتان کے رہنے والے تھے اور بیت مبارک کی وہ کھڑکیاں جو بازار کی طرف کھلتی ہیں ان کے درمیان حضرت حافظ سلطان حامد صاحب کے سامنے محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بیٹھا کرتے- حافظ سلطان حامد صاحب اڈہ کی طرف جانے والی سڑک قادیان شہر کے بائیں طرف کی سڑک پر رہا کرتے تھے- اور مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نابینا تھے اور محلہ دار الفضل میں رہتے تھے- وہاں کے امام بھی تھے- مکرم حافظ سلطان حامد صاحب چونکہ ضلع ملتان کے رہنے والے تھے اور خاکسار کے والد بھی ضلع ملتان کے اصل باشندے تھے ہم وطن کے تعلق کے باعث باہم موانست تھی اس وجہ سے خاکسار کو بھی ان کے پاس کلام الٰہی حفظ کرنے کے لئے بٹھایا لیکن میں تو تیسویں پارہ کا آخری ربع ہی ان حافظ صاحب سے یاد کر سکا- اور رخصت لے لی- یہ چند سطریں اس لئے لکھی ہیں کہ الفضل کی محتویات تاریخ کا ماخذ بنتی ہیں- جن حافظ صاحب کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو حفظ کلام الٰہی کا سبق دیں اور دیا وہ حضرت حافظ سلطان حامد صاحب تھے-

○○○

خبریں

ربوہ : 22 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ جمہوریت کو مضبوط بنانے کا یہ آخری موقعہ ہے۔ پھر انقلاب آئے گا۔ ووٹروں نے احتساب کردیا ہے۔ اب عوام کی توقعات پوری کرنا نواز شریف کی ذمہ داری ہے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم کشکول توڑ کر اپنے مقدر کا فیصلہ خود کریں گے۔ بیرون ملک مقیم پاکستانی سرمایہ پاکستان بھیجیں۔ قرضوں کے جال سے نکل کر آئی ایم ایف اور عالمی بینک سے سودا بازی کر سکیں گے۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ آٹھویں ترمیم کا معاملہ پارلیمنٹ پر چھوڑ رکھا ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے ارکان نے حلف اٹھالیا ہے۔ خیر بخش مری کے صاحبزادے ہیر بیار نے پاکستان کی وفاداری کا حلف نہیں اٹھایا سپیکر نے جب "میں پاکستان سے وفادار رہوں گا" کے الفاظ بولے تو انہوں نے دوہرانے کی بجائے خاموشی اختیار کرلی۔ سپیکر نے الفاظ دوہرائے پھر بھی وہ خاموش رہے۔ سپیکر نے تیسری بار الفاظ دوہرائے تو انہوں نے پاکستان کی بجائے "وطن" کے الفاظ ادا کر کے حلف اٹھایا۔

○ میاں نواز شریف کی طرف سے وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھالینے کے بعد وزارت کے ارکان کا حلف نہ اٹھانا غیر آئینی ہے۔ ماہرین قانون اس بارے میں منقسم آراء دے رہے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے ریکارڈ ووٹ 229 حاصل کر کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے۔ اس سے قبل وہ 226 ووٹوں سے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے تھے۔ جس کے بعد انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا تھا۔ میاں شہباز شریف (جو نواز شریف کے چھوٹے بھائی ہیں) کے مقابل پر اپوزیشن لیڈر نوابزادہ منصور احمد خان جو نوابزادہ نصر اللہ کے بیٹے ہیں' نے صرف 7 ووٹ حاصل کئے۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ نواز شریف کو اپنے ارکان پر اعتماد نہیں۔ اس لئے انہوں نے کابینہ بنانے سے پہلے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے۔

○ خانہ فرہنگ ایران ملتان میں فائرنگ سے ڈائریکٹر سمیت 7۔ افراد کو ہلاک کردیا گیا۔ حملہ آور دولہا کی کار میں اسلحہ لے کر آئے اور دس مسلح افراد نے عمارت میں داخل ہو کر کنڈیاں اندر سے چڑھا دیں اور اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ باہر ان کے ساتھی شادی کے پٹاخے چلاتے رہے تاکہ اندر کی آواز باہر نہ آئے۔

○ ملتان میں دہشت گردی کی اس واردات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ فوج طلب کر لی گئی۔ تحریک جعفریہ اور آئی ایس او (شیعہ طلبا تنظیم) کے ارکان نے سڑکوں پر ٹائر جلائے۔ پتھراؤ سے تھانیدار زخمی ہوگیا۔

○ ایران کے سفیر متعینہ پاکستان نے ملتان کے واقعہ کے خلاف حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ سپاہ صحابہ نے کیا ہے۔ سیکیورٹی کے انتظامات انتہائی ناقص تھے۔

○ گورنر پنجاب نے بتایا ہے کہ خانہ فرہنگ ایران ملتان نے پولیس گارڈ واپس کردی تھی۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سانحہ ملتان کھلی دہشت گردی اور عالم اسلام کے خلاف سازش ہے انہوں نے متعلقہ حکام سے جواب طلبی کرتے ہوئے ملزمان کی فوری گرفتاری کا حکم دیا ہے۔

○ امریکی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ چند برس پہلے جس کے پاس موٹر سائیکل نہ تھی اب وہ کوٹھیوں مالک کے مالک کیسے بن گئے ہیں۔ یہ دولت کہاں سے آئی۔ انہیں معاف نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ اولین ترجیح امن وامان کا قیام ہے غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے پرامن اور سازگار ماحول ضروری ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مہتاب عباسی نے حلف اٹھالیا۔ 81 میں سے 71۔ ارکان نے ان کی حمایت کی۔ وہ بلامقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔

○ صدر اور وزیراعظم کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ کے لئے بنیادی نکات طے ہو گئے۔ ابہام غلط فہمی اور الجھاؤ سے بچنے کے لئے ملاقاتوں کا ریگولر شیڈول طے پاگیا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف 23۔ فروری کو رات ساڑھے سات بجے قوم سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خطاب کریں گے۔

○ بلوچستان اسمبلی میں میر عبد الجبار سپیکر اور مولانا نصیب اللہ ڈپٹی سپیکر منتخب ہو گئے۔ دونوں بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ متوقع وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل سمیت بلوچستان اسمبلی کے 42۔ ارکان نے حلف اٹھالیا۔

○ پاکستان امریکہ سے ساڑھے چار لاکھ ٹن گندم درآمد کرے گا۔ مارچ کے وسط تک گندم کی آمد شروع ہو جائے گی۔

○ بھارت پرتھوی میزائیل کا ایک اور تجربہ 23۔ فروری کو کرے گا۔

○ بھارتی صدر وینکٹ رامن نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کشمیری مجاہدین کی مدد کرتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اپنے اثاثوں کا اعلان کردیا ہے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ان میں اضافہ نہیں ہو گا۔ ہسپتالوں میں V.I.P روم ختم کردیئے گئے۔ ایک کنال سے بڑے گھر اور بڑی گاڑی کے مالکان کو خصوصی ٹیکس دینا ہو گا۔ تمام وزراء اور افسر ایک گاڑی رکھیں گے۔ کسی کو پلاٹ الاٹ نہیں کیا جائے گا۔ فرقہ واریت کے خاتمے کے متعلق تمام ارادے اور وعدے اس وقت تک بے کار ہوں گے جب تک اسے جڑ سے ختم نہیں کیا جاتا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بالغ لڑکی کی پسند کی شادی ولی کی مرضی کے بغیر بھی جائز ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام تبدیل کر کے ثمینہ غیور کی بجائے ثمینہ نفیس رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے ثمینہ نفیس کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ثمینہ نفیس
معرفت ڈاکٹر اقبال احمد خاں مظفر گڑھ

ضرورت ملازمہ

مجھے اپنی والدہ جو کہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں کے لئے ایک کل وقتی ملازمہ کی ضرورت ہے جو کہ انکی مکمل دیکھ بھال کر سکے معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ اس ایڈریس پر رابطہ کریں : مرزا فہیم احمد
A-3 دار الصدر شرقی ربوہ (حلقہ بیت المبارک)

جرمن بائیوکیمک نمکیات (پریکٹیشنرز کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ)
3X' 6X' 12X' 30X میں دستیاب ہیں
فرحت کلینک اینڈ سٹور (ہومیو) (نزد بیت الذکر)
ربوہ

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل : صبح ½10 تا ½2 بجے رحمت بازار
شام ½4 تا 8 بجے "
صبح 9 تا 10 بجے دارالیمن
فون رہائش : 211186
فون پر یا بذریعہ خط مشورہ کر سکتے ہیں یا دوائی منگوا سکتے ہیں ڈاکٹر منصور احمد بھٹی رجسٹرڈ 1937
Qualified Homeopath ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا
با اعتماد ادارہ
یونائیٹڈ اسٹیٹس سنٹر
آمنہ آرکیڈ بالمقابل شوکت خانم میموریل ہسپتال
پروپرائٹر وسیم احمد خالد — جوہر ٹاؤن لاہور
فون : 5181141
پیجر نمبر : 6041-333 111222

ضرورت ملازمین

وارٹیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو لیبر اور سیکیورٹی گارڈ میں صحت مند اور محنتی افراد کی ضرورت ہے۔
- سیکیورٹی گارڈ میں کام کرنے کے خواہشمند افراد کا اپنا اسلحہ لائسنس ہونا ضروری ہے
- ضرورت مند افراد مورخہ 2 مارچ 1997ء تک درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

وارٹیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ
3۔ کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں (ضلع حافظ آباد)
فون : فیکٹری : 531522-0438
رہائش : 806-04524

حبوب مفید اطہراء — قیمت : /30، /90
اکسیر اولاد نرینہ کورس — قیمت : /250
زوجام عشق خاص — قیمت : /1000
نواب شاہی — قیمت : /500
سونے چاندی کی گولیاں — قیمت /250

ذکر امیر ہے لعل کے عاشقوں کا جو لوٹ کے منقبت کرتی ہے
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534